بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ

عین الاعیان

من تالیفات

سید محبوب علی شاہ قادری

ناشرین:

پروفیسر سید محمد شاہ صائم قادری، حکیم پیر حافظ عبد الغنی قادری

شعبہ نشر و اشاعت:

انجمن فیضان غوثیہ (رجسٹرڈ) پیلی پہاڑ روڈ دیپالپور (اوکاڑہ)

فون: 044-454311

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یا سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للّٰہ

سندِ قبولیتِ بیعت

یا اللہ عزوجل تو گواہ ہو کہ ________

________ نے تیری طلب و اطاعت اور تیری و اپنی پہچان کیلئے تیرے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ غوثیہ ________ بانوا میں بیعت کی اور اس فقیر نے تیرے حکم اور تیرے مقبول بندوں کے دستور کے موافق قبول کیا تو ہی توفیق عطا کر کہ اس بیعت میں بیعتِ رضوان کی سی برکت ہو اور بیعت کرنے والا اس بیعت کی تمام تعلیم و تلقین پر عمل کر کے اپنے مقصود کو پہنچے۔

آمین بحرمت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ ________

یا اللہ تیرا فقیر بندہ

____

تلقین: بیعت ہونے کا اصل مقصد ہے کہ مرید اپنے شیخ مقتدا سے سلسلہ وار بزرگان دین کی نسبت حاصل کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے دنیا و آخرت میں نجات پائے ہر مرید کو اس مقصد کو مدنظر رکھ کر اس طریقے پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے

عین الاعیان

یہ وہ راستہ ہے جسمیں ذکر و ذکر غالب ہو کر انانیت دور ہو کر ظاہری و باطنی آنکھ ایک ہو جاتی ہے عین الاعیان کے طالب کو چاہیئے کہ شریعت کا پابند ہو کر مکمل طہارت سے شب جمعہ کو سورہ اخلاص چھیاسٹھ مرتبہ با تسمیہ تلاوت کرے۔ بعدازاں ذکر جلالت یعنی اسم ذات **یا اللہ** کو پانچ ہزار چھ سو اکیس (۵۶۲۱) مرتبہ پڑھے۔

اس کے بعد ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

اس کے بعد ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ **مَاشَاءَ اللّٰہُ** پڑھے۔

اس کے بعد ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور خاموشی سے سو رہے تو فرشتہ آ کر حال دل سے خبردار کرے گا اگر ہر شب جمعہ کو ہمیشہ پڑھے تو منجملہ صالحین کے ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

عین الاعیان کا طریقہ

اگر ترقی کرنا چاہتا ہے تو خلوت صمدانی کی طرح کمرہ خالی
بالکل بند روشنی کسی جگہ سے نہ جائے بالکل اندھیرا میں بیٹھ کر زو
بقبلہ ہو اور حرام اور بے وضو کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھائے آنکھیں
بند کر کے اسم ذات جامع کمالات یا اللہ کو چار ہزار چار سو (۴۴۰۰)
مرتبہ پڑھے اور باقی عمل سورہ اخلاص، درود شریف ماشاء اللہ
بدستور اسی تعداد سے پڑھے۔ اور خیال کو پختہ کر کے دل کی زبان
سے ہر وقت اللہ اللہ کی آواز سنتا رہے اور سکون کے ساتھ
متوجہ ہو کہ دل ہر وقت اللہ اللہ کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ نفس کا
وجود باقی نہ رہے اور عالمین کے ہر ذرہ ذرہ کا باطن اور ہر حرکات و
سکنات میں سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے۔ اس حال میں تیس (۳۰) دن
پورے نہ ہوں گے کہ اس کے دل کے آگے سامنے سے ایک دریچہ
کھل جائے گا۔ چالیس (۴۰) دن پورے کرے اس وقت انسان کی دوسری
باطنی آنکھ بھی کھل جاتی ہے اور اس دریچہ میں سے یہ وہ کچھ دیکھے گا۔
جو خواب میں دکھائی دیتی ہیں۔ ارواح انبیاء و ملائکہ اور دیگر عمدہ
عمدہ صورتیں اس کے سامنے آئیں گی۔ اشیاء آسمان و زمین منکشف

ہوں گی۔ آنے والا واقعہ آپ کے سامنے ہوگا ہر سوال کا جواب آنکھیں
بند کر کے دے سکتے ہو۔ لوگوں کی ضمیر کا علم آپ کو فوراً ہو جایا کرے گا۔
گویا آپ پر القاء غیبی ہوتا رہے گا اور آپ فی الواقع اللہ والے ہو جائیں
گے اور جب ذکر و فکر اسم ذات اللہ کے تصرف خیال کا غلبہ ہوگا اس
وقت اسم اللہ کی روحانیت کا ایک مؤکل جو چھیاسٹھ صفوں کے مؤکلوں
کا سردار ہے اس کا نام کھیائیل ہے بشکل انسان کا نپتا ہوا حاضر ہوگا۔
اس وقت ذاکر سجدہ میں جا کر یا اللہ پانچ سو اکیس (۵۲۱) مرتبہ
پڑھے پھر آئیل (۲) دو مرتبہ آلُوھَم (۲) دو مرتبہ پڑھ کر بیٹھ کر آنکھیں
کھولے۔ مؤکل نظر آئے گا اور کہے گا اے بندہ خدا کے تیری دعا
اللہ نے قبول کی۔ اور توحید و یگانگی کے علویات کی قبولیت کا
خلعت تجھ کو پہنا کر ولایت کے مرتبہ پر پہنچا کر ابدال کے درجہ پر فائز کر
کے دنیا کی کنجی تجھ کو دیگر مقام بلند اور برزخ کا کشف اور اس ذاتِ
واحد کے نور توحید کا ایسا جلوہ ہوتا ہے کہ تمام عالم کائنات نور کا دیار
اور اپنا جسم سر سے پاؤں تک نور ہی نور نظر آتا ہے کائناتِ عالم کی
کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ انانیت دُور ہو کر ظاہری باطنی آنکھ
ایک ہو کر عین الاعیان ہو جاتی ہے نہ آنکھیں بند، نہ مراقبہ بغیر آنکھ
بند کیے ہوئے کائنات عالم کا سارا منظر بعینہٖ اصلی حالت میں دور

دراز بیٹھے ہوئے رشتہ دار، عزیز ملنے والوں کو اصلی حالت میں دیکھ لیتا ہے۔ لمحہ بھر میں ہزاروں میل دور فاصلہ کیوں نہ ہو جس کو آواز دیتا ہے، سن لیتا ہے اور جو وہ جواب دے صاف سنائی دیتا دیتا ہے اور ایک براعظم سے دوسرے براعظم کے ہر شہر، ہر گھر میں فریادی کی، مدد کو لمحہ بھر میں پہنچنے کی قوت خیال روحانی حاصل ہو جاتی ہے۔

صاحبان کمال لوگ اور ولی اللہ روحانی قوت ارادہ کے خیال کے ذریعہ، عالم دنیا کی ہر جگہ کی سیر کرتے ہیں اور مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پہنچ کر نماز ظہر و عصر ادا کرتے ہیں حالانکہ انکا مادی جسم ان کے گھر میں موجود ہوتا ہے۔ مگر مثالی جسم کے ذریعے یقیناً پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ آواز دی "یا ساریۃ الجبل" ساریہ نے آواز سن کر فوراً پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا تو دشمن حملہ کرنے کو تیار ہے۔ یہ کیا تھا، وہی روح کی نوری قوت خیال کی آواز جو لمحہ میں ساریہ کو پہنچ گئی۔

یہی وہ شخص ہیں جو فنا کے ساتھ مر کر پھر بقا معیت میں زندہ ہیں اور نور کے آغوش میں عالمین کی سیر کرتے ہیں اور یہی لوگ رجال الغیب میں مقرر کیے جاتے ہیں۔ انسان میں صمدانیت

کا یہی آخری مرتبہ ہے۔ جب صفات بدل گئے تو بظاہر صورت انسان ہے مگر صفات و شیون ذات حق کے ہے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

؎ اولیاء اللہ اللہ اولیاء ۔ ہیچ فرقے درمیاں نبود روا

یہ ہے اصل فقیری جو ہر زمانہ کے گودڑی پوش فقراء اور صوفیاء کرام میں رائج ہے ہم نے مختصراً اسرار سلوک معرفت ظاہر کر کے اصل راستہ واضح کر دیا ہے

حدیث قدسی میں وارد ہے کہ دل ہی دیدار الٰہی کا خاص محل ہے
قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰے۔

؎ دل جسے کہتے ہیں بتلاؤ یہ گھر کس کا ہے۔
رات دن شام و سحر اس میں گزر کس کا ہے
یوں تو سب کہتے ہیں یہ خانۂ خدا ہے بیشک
کیوں نہیں کہتے خدا ہم میں ہے ڈر کس کا ہے

اس پر عمل کرو باقی جہاں چاہے تصرف کرو یہ ہے اصل فقیری جو ہر زمانہ کے خرقہ گودڑی پوش فقراء اور اولیاء کرام میں جاری ہے معرفت ہی قرب الٰہی کا خزانہ ہے۔ اپنی جان پر وہ شخص روئے گا۔ جس کی عمر ضائع ہوئی بے انتہا حسرت اور افسوس ہے اس شخص پر جو اپنے زمانہ کے رفیقوں سے پیچھے رہ گیا۔ اللہ کے ہاں اس کا

نقصان ظاہر ہے روح مقربین سے اس کا نام مٹ گیا۔ اس بات
کو سمجھ لو، ہدایت پا جاؤ گے۔ حصولِ معرفت کے علاوہ ہر قسم کے
ورد و وظائف اور عمل وغیرہ سب فروعی علم ہیں۔ معرفت کے بغیر خدا
نہیں ملتا اور معرفت حاصل کرنے کا اصل عین الاعیان طریقہ جو روزِ اوّل
سے تمام فقراء، صوفیاء اور اولیاء میں چلا آ رہا ہے یہی ہے۔

روحِ اعظم

۱۔ جاننا چاہیئے کہ روحِ اعظم وہ وجودِ مطلق ہے جو ہر قید اور ہر حد
اور ہر صورت سے بے نیاز ہے۔ لیکن اس نے صورت میں جلوہ گری
کی لیکن پھر بھی اس کی شان وہ ہی ہے اور ہر آن وہ نئی شان میں ہے
اور یہ جس کو ہم کہتے ہیں، روح، نفس، جان، خیال، سانس
یہ پانچوں صرف ایک روحِ اعظم کے نام ہیں، اور ذاتِ الٰہی کی صورت
ہیں باقی سب موجودات کی جس قدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں،
یہ سب کچھ اللہ کی صفات و تجلیات کے جلوے ہیں اور ذاتِ الٰہی

کے پرتو ہیں اور وہ یکتا ہے نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا وہ واحد اور
احد معبود ہے اور آگاہ ہو کہ حیاتِ انسانی کا دار و مدار سانس پر ہے۔
اور روانگی سانس کا نام ہی زندگی ہے اور سانس کے بند ہونے کا
نام موت ہے۔ جب سے انسان خلق ہوا۔ اسی وقت سے روح انسان
کے ساتھ ساتھ ہے اور انسان میں ہے۔ روح کوئی فرضی چیز نہیں
ہے۔ روح خاص اصلیت اور اہمیت رکھتی ہے اور کوئی علم ایسا
نہیں جو روح یعنی نفس میں سمویا ہوا نہ ہو اور قدرتِ الٰہی کی فیاضی
دیکھیئے جہاں روح نفس تمام علومِ ظاہری و باطنی کا ستراج اور منبع
ہے۔ وہاں آسان بھی اس قدر ہے کہ کسی علم کی تعلیم و تعلم کی ضرورت
ہی نہیں ہے۔ صرف عمل کی ضرورت ہے اور وہ عمل یہی ہے۔ عین الاعیان
ہی وہ عمل اور طریقہ ہے۔

اس عظیم طریقہ اور رستہ پر چلنے والے لوگ ہی فقیرِ کامل و مکمل
اور صوفی صادق ہیں اور اہلِ فنا ہیں ان فقراء ربانی سے شرع شریف
کے ظاہر کے خلاف کوئی قول یا فعل نظر آئے تو اہلِ ظواہر کو اس
کا انکار اور تحقیر مناسب نہیں کیونکہ یہ لوگ سوختۂ آتشِ عشق و محبت
اور غریقِ بحرِ فنا ہوتے ہیں۔ عاشق غلبۂ عشق و محبت میں ادب کا
پابند نہیں رہتا۔ اہلِ فنا چونکہ خودی سے گزر جاتے ہیں اس لیے وہ

خود معذور اور مرفوع القلم ہیں۔ ایسے لوگوں کو بُرا کہنے والا حکم خدا اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف کرتا ہے اور خود گنہگار ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

حج ۔ دیدارِ بیت کعبہ ہے۔

ہر قوم، ہر جماعت اور تمام مذہب اپنی یکسوئی اور اجتماعات کے لیے ایک مرکز مقرر کر لیتے ہیں تاکہ وہ ایک مخصوص وقت میں وہاں اکٹھے ہوں تاکہ ایک دوسرے کے حالات و تجربات سے آگاہ ہوں۔ کوتاہیوں کا تدارک کریں اور اچھائیوں کے لیے تگ و دو کریں۔ اور اجتماعی سوچ اور فکر کی قوت کو بروئے کار لا کر اجتماعی قومی ترقی کو فروغ دیں اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہو کر خوش حال، مطمئن و آزاد، باوقار عدل و مساوات کے علمبردار معاشرے کو پروان چڑھا کر فرد کی صلاحیتوں کو بھرپور اور بہترین انداز میں اجاگر کرنے اور انتہائی شدت اور گہرائی کے ساتھ قبول کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اہلِ اجتماع اس مقام کو اللہ کا گھر سمجھیں اور مقدس جانیں اس عظمت کو دل کی گہرائیوں میں محسوس کرتے ہوئے

اسی کی طرف رخ کریں اور یہ انداز ایک حد تک مفید ہے۔ لیکن بات اصل یہ ہے کہ اللہ کسی گھر میں مقید نہیں ہے اللہ ہر جگہ ہر حرکات و سکنات میں حاضر بغیر غیب موجود اور کارفرما ہے۔

بس یاد رکھو! اپنے خانۂ دل کو ہر وقت اس سے آباد دیکھنا اور دل کی خواہشات نفسانی سے پاک صاف کر کے خاص خانہ خدا بنانا حج اکبر کہلاتا ہے۔

ع دِل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

حدیث قدسی میں وارد ہے کہ دل ہی دیدارِ الٰہی کا خاص محل ہے۔

قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

ع دل جسے کہتے ہیں بتلاؤ یہ گھر کس کا ہے!
رات دن شام و سحر آئیں گزر کس کا ہے
یوں تو سب کہتے ہیں یہ خانہ خُدا ہے بیشک
کیوں نہیں کہتے خدا ہم میں ہے ڈر کس کا ہے۔

اور یہ حج اکبر عین الاعیان کے طریقہ پر چلنے والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔

نحمدہٗ و نصلی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — علیٰ رسولہ الکریم

مُصلّے سے اُٹھنے سے پہلے حاجت پوری ہو جاتی ہے

مکمل طہارت اور پاکیزگی اور پوری یکسوئی و دلجمعی اور کامل یقین کے ساتھ چار رکعت نمازِ حاجت روا پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد یہ آیت پڑھے۔ پندرہ مرتبہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۝ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(آل عمران آیت ۲۶، ۲۷)

دوسری رکعت میں الحمد کے سورۂ کوثر پندرہ مرتبہ۔ تیسری رکعت میں سورہ کافرون پندرہ مرتبہ چوتھی رکعت قل ہو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام نہایت عاجزی سے یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ. يَا مَنْ ذِكْرُهٗ شَرَفٌ لِّلذّٰكِرِيْنَ. وَيَا مَنْ طَاعَتُهٗ نَجَاةٌ لِّلْمُطِيْعِيْنَ. وَيَا مَنْ رَاْفَتُهٗ مَلْجَاءٌ لِّلْعَالَمِيْنَ. وَيَا مَنْ طَاعَتُهٗ نَجَاةٌ لِّلْمُطِيْعِيْنَ وَيَا مَنْ رَاْفَتُهٗ مَلْجَاءٌ لِّلْعَالَمِيْنَ. وَيَا مَنْ لَا تُحْصٰى عَلَيْهِ ثَنَاءُ الْمُحْتَاجِيْنَ اِغْفِرْ لِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے یہ نماز پڑھی اس نے جو چاہا خدا سے پا لیا اور مصلّے سے اٹھنے سے پہلے اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

متوکل لوگوں کا گزر اوقات

سالک طریقت کو جب بھی کوئی مشکل یا ضرورت پیش آئے اس دعا کو بکثرت پڑھے فوراً قبول ہو کر مطلوبہ حاجت پوری ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا وَاجِدُ
يَا جَوَادُ انْفَحْنَا مِنْكَ
بِنَفْحَةِ خَيْرٍ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

مجرب المجرب ہے۔

شجرہ شریف بطریقہ واسطہ خواجگان قادریہ غوثیہ بانوا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ

یا الٰہ العالمین یا انت خیر الراحمین / رحم فرما اپنی ذات کبریا کے واسطے
فضل کر یا رب میرے حال زبوں پر رحم کر / ڈال مجھ آلودۂ عصیاں پہ رحمت کی نظر
تجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز / مجھ سراپا معصیت پر کر در افضال باز
تجھ کو دیتا ہوں تیرے جود و سخا کا واسطہ / فضل کا رحمت کا بخشش کا عطا کا واسطہ
تیرے رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں / اور تیرے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں
میں کہ ہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے / کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کیلئے
صدقہ محبوب علی عرف نور اللہ کامل ولی / منقبت اور پیشوا رہنما کے واسطے
مرشد قل ہو اللہ شاہ صاحب علی کے طفیل / تبارک شاہ بسم اللہ نوا کے واسطے
واسطہ شاہ گلاب و رحیم شاہ اولی الیقین / شاہ تقی اور مظفر شاہ سخا کے واسطے
اولی الحسین شاہ وصال حاجی قاسم کاملین / شیخ قادر شاہ حلیم پارسا کے واسطے
خواجہ نخیلان سیف اللہ بیراگ شاہ / حسن شاہ عبد الجبار رہنما کے واسطے
منبع جود و سخا نور الحق عین اللہ شاہ / شیخ محی الدین قادر غوث الوریٰ کے واسطے
بوسعید بوالحسن یعنی علی اور ابوالفرح / عبد الواحد شیخ شبلی باصفا کے واسطے
حضرت جنید بغدادی تا سری سقطی عرفان بحر / معروف کرخی اور طائی شاہ ہدیٰ کے واسطے
پیر کامل حبیب عجمی تنا سائے سر حق / خواجگان حسن البصری پیشوا کے واسطے
والد حسن و حسین زوج بتول حضرت علی / مشکل کشا مرتضےٰ شیر خدا کے واسطے
واسطہ سید الثقلین کون و مکاں کے واسطے / یٰسین مزمل محمد مصطفےٰ کے واسطے
میرا دل رکھ دائما ذاکر بذکر اسم ذات / آل اور اصحاب احمد مجتبیٰ کے واسطے

وقتِ نزع باایمان دنیا سے اُٹھانا اے خدا　　اور کلمۂ طیبہ ہو زباں پہ آخری شفا کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا　　مرشدانِ دینِ پاک مصطفےٰ کے واسطے
کر دُعا مجھ مجرمِ عصیاں کی مستجاب
خواجگانِ قادری غوث الوری کے واسطے

اِلتجاء بدرگاہِ خدا

کر قبول برکت سے ان ناموں کی ہر جائز دُعا　　یارب اپنی رحمتِ بے انتہا کے واسطے
میرا دل رکھ دائما ذاکر بذکر اسمِ ذات　　اے خدا حمدِ مقدس اصفیا کے واسطے
نیکیوں سے دور ہوں دریائے عصیاں غرق ہوں　　دے رہائی اے خدا مجھ مبتلا کے واسطے
اے خدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا　　اپنے کمالِ جود اور فضلِ سخا کے واسطے
میرے ہر دشمن کو مجھ پر اے خدا رحم بنا　　اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے
یاالٰہی کارِ شیطانی سے مجھ کو دور رکھ　　ہر عمل مجھ سے کرا اپنی رضا کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا
اے خدا حضرتِ محمد مصطفےٰ کے واسطے

کتبہٗ
سگِ درگاہِ شاہِ جیلان
محمد اعظم فریقی قادری ہسپتال روڈ پاکپتن